آڈٹ

عنیقہ محمد بیگ

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

Scanned By Amir

یہ اور بات تیری گلی میں نہ آئیں
لیکن یہ کیا کہ شہر تیرا چھوڑ جائیں ہم
اس کے بغیر آج بہت جی اداس ہے
جالبؔ چلو کہیں سے اسے ڈھونڈ لائیں ہم

حور بے چینی سے صحن میں ٹہل رہی تھی اور بار بار گھر کا بیرونی دروازہ کھول کر باہر جھانکنے لگتی۔

''نہ جانے یہ عثمان کہاں رہ گیا؟'' وہ منہ میں بڑبڑائی اور پھر دروازہ بند کرکے کمرے میں آ بیٹھی اسے اندازہ تھا کہ آج اگر عثمان سے پہلے اس کے والد صاحب گھر آگئے تو پھر عثمان کو ان کے غصے سے نہیں بچا پائے گی۔

پندرہ منٹ کمرے میں بیٹھنے کے بعد وہ بے چینی سے پھر اٹھی اور بیرونی دروازہ کھول کر اس کی منتظر نظر آئی۔ اس کے چہرے کی فکر مندی گزرنے والے آس پاس کے لوگوں کو صاف نظر آرہی تھی۔ ایک پڑوسن پیار سے بولی۔

''عثمان کی راہ دیکھ رہی ہو حور بیٹی! کہاں گیا ہے؟''

''خالہ میدان میں کرکٹ کھیل رہا ہوگا آپ پلیز ذرا اسے بلوادیں۔ شام ہونے کو ہے۔'' حور نے فکر مندی سے مدد مانگی۔

''اچھا بیٹی! گھر میں بیٹھو میں بلوالیتی ہوں۔'' پڑوسن نے ہاں میں سر ہلا کر جواب دیا پھر اس کی اٹکی سانس بحال ہوئی مگر اس کی نظریں وال کلاک پر اٹکی ہوئی تھیں وہ اپنے باپ کے غصے سے بخوبی واقف تھی۔

❁......❁......❁

''آج کھیلنے کا وقت گزرنے کا علم ہی نہیں ہوا اتنی دیر ہوگئی ہے میری اماں تو میری ضرور خبر لیں گی۔'' عثمان کے دوست طلحہ نے فکر مندی ظاہر کی ابوبکر نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔

''ہاں یار کافی دیر ہوگئی ہے میں بھی اپنی اماں کے ہاتھوں سے نہیں بچ سکوں گا۔'' عثمان کے تیسرے دوست نے بھی پریشانی ظاہر کی۔ مگر عثمان بیٹ گھما کر ہنستے ہوئے بولا۔

''میری قسمت تم دونوں سے اچھی ہے میری حور آپی میری راہ ضرور دیکھ رہی ہوں گی مگر تم دونوں کی ماؤں کی طرح پٹائی نہیں کرنے والی۔ مجھے سمجھا کر جلدی سے شربت بنا کر لائیں گی۔'' اس نے کھلے چہرے سے جتایا' طلحہ مسکرا کر بولا۔

''سچ میں تمہاری حور آپی بہت اچھی ہیں' کاش حور آپی میری بہن ہوتی۔'' اس نے پیار سے اپنا ہاتھ عثمان کے کندھے پر رکھا جو بہت تھکا تھکا دکھائی دے رہا تھا مگر عثمان نے فوراً اس کا ہاتھ ہٹایا اور تیزی سے بولا۔

''چل ہٹ' وہ صرف میری آپی ہیں صرف میری....'' اس کے چہرے کی خفگی صاف عیاں ہوئی۔

طلحہ اور ابوبکر دونوں اس کے ردعمل پر گھبرا سے گئے' وہ ان دونوں سے منہ بسور کر دوسری گلی کی طرف مڑ گیا جبکہ وہ اس کی حرکت پر کچھ نہ سوچ پائے اور دونوں تھکے ہارے بیٹ گھماتے اپنے اپنے گھر کی طرف چل پڑے مگر ان کے چہرے بجھ سے گئے تھے۔

❁......❁......❁

اس کی نظریں وال کلاک پر تھیں کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی وہ تیزی سے دروازے کی طرف لپکی اس نے دروازہ کھولا تو عثمان کو باہر بتیسی نکالے کھڑا پایا' وہ فکر مندی سے بولی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Scanned By Amir

"عثمان کہاں رہ گئے تھے تم۔ میں تمہارے لیے بہت پریشان ہوگئی تھی اتنی دیر مت کھیلا کرو۔" حور نے اس کے بال تولیے سے خشک کرتے ہوئے کہا۔ وہ مسکرا کر بولا۔

"حور آپی! آپ کو تو پتا ہے کہ کرکٹ میری جان ہے اور کھیلتے ہوئے وقت کا احساس ہی نہیں ہو پاتا مگر آئندہ ضرور خیال رکھوں گا۔" اس نے نظریں چرا کر جواب دیا۔ حور بھائی کو دیکھ کر ساری پریشان بھول کر مسکرائی اور ہنستے ہنستے بولی۔

"اچھا کرکٹ تمہاری جان ہے تو پھر میں تمہارے لیے کیا ہوں؟" اس نے شریر لہجے میں پوچھا۔ جو اکثر حور آپی کی بجائے کبھی جان آپی کے نام سے پکارتا تھا۔ وہ ہنس کر بولا۔

"آپ...... آپ بھی میری جان ہو۔" اس نے بھی شریر لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا جی! آپ کی جان ہوتی تو یوں تم دیر سے گھر آتے۔" اس نے مصنوعی سی خفگی ظاہر کی وہ اس کا ہاتھ تھام کر بولا۔

"آپ پلیز معاف کردیں اور جلدی سے شربت پلا دیں بہت پیاس لگی ہے۔" وہ اس کے سر پر پیار دے کر بولی۔

"اچھا بابا...... تم کپڑے تبدیل کرو میں جھٹ پٹ تمہارے لیے شربت لے کر آتی ہوں۔" وہ ہنستے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی اور وہ شیشے میں بیٹ گھماتے ہوئے خود کو دیکھ کر گانا گنگنانے لگا۔

"ہم ہیں پاکستانی ہم تو جیتیں گے...... ہاں جیتیں گے۔"

❀......❀......❀

قیوم صاحب کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے اور حور بڑے سلیقے سے ان کے سامنے کھانا لگا رہی تھی اچانک وہ شائستگی سے بولے۔

"حور عثمان کہاں ہے...... اس نے کھانا کھا لیا؟" عثمان کی غیر موجودگی پر انہوں نے پوچھا۔ حور چاول کی ڈش ان کی جانب بڑھا کر بولی۔

"جی وہ ابھی آتا ہے میں نے اسے کھانے کا بتا دیا ہے۔" اس نے شائستگی سے جواب دیا اور خاموشی سے ان کے پاس بیٹھ کر اپنے لیے کھانا نکالنے لگی۔ پانچ منٹ کی خاموشی کے بعد آخر کار وہ غصے سے بولے۔

"کھانا ٹھنڈا ہوجائے گا جاؤ اس کو بلاؤ۔" قیوم صاحب کے چہرے پر غصے کے آثار نظر آنے لگے۔ حور نے پھر شائستگی سے جواب دیا۔

"بابا وہ...... وہ...... اس کی فیورٹ فلم لگی ہوئی ہے میں اسے بعد میں کھانا گرم کردوں گی آپ اطمینان سے کھانا کھائیے۔" قیوم صاحب خفگی سے بولے۔

"آج مجھے راستے میں عثمان کے استاد صاحب ملے تھے ان کا کہنا تھا عثمان پڑھائی میں بہت کمزور اور بہت بے پروا ہوگیا ہے۔"

"اچھا مگر عثمان تو مجھے بتا رہا تھا کہ استاد صاحب نے اس کی اچھی پڑھائی سے اسے کلاس کا ہیڈ بوائے بنا دیا ہے۔" وہ نوالہ چباتے ہوئے حیرانگی سے باپ کی طرف دیکھنے لگی۔

"حور! عثمان کی ہر بات کو تم سچ مت سمجھا کرو وہ بہت شریر ہوگیا ہے۔ اس نے تم سے جھوٹ بولنا بھی شروع کردیا ہے اس کے ساتھ سختی سے پیش آؤ ورنہ یوں پڑھائی سے بے پروا رہا تو فیل ہوجائے گا۔" قیوم صاحب نے بیزاری سے بیٹی کو دیکھا جو کافی حد تک اسے بگاڑنے کی حق دار بھی تھی۔

"بابا! میں عثمان کے ساتھ سختی کروں...... مجھ سے نہیں ہوگا اماں نے مرتے وقت میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں اسے ماں کی کمی کی محسوس نہیں ہونے دوں گی۔ پھر میں کیسے......؟" اس نے بات کو ادھورا چھوڑ دیا اور اس کی آنکھیں نم سی ہوگئیں۔

"میرا مطلب وہ نہیں۔" قیوم صاحب بھی اپنی بیوی کے نام پر افسردہ سے نظر آنے لگے وہ مزید بول نہ پائے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کی فرماں بردار بیٹی اداس

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Scanned By Amir

ہو جائے اور پھر انہوں نے بات کو پلٹنا مناسب سمجھا۔
"باتوں ہی باتوں میں مجھے یاد ہی نہیں رہا' شہباز ہمارے گھر رہنے کے لیے آ رہا ہے؟" قیوم صاحب نے خوش گوار لہجے میں اطلاع دی۔
"وہ کیوں؟" وہ حیرانگی سے بولی۔
"بھائی صاحب کا فون آیا تھا کہہ رہے تھے اس کی کمپنی کی دوسری برانچ ہمارے شہر میں کھول رہی ہے۔ وہ تو کرائے کے مکان کا بندوبست کرنا چاہ رہے تھے مگر میں نے صاف انکار کر دیا اور بولا کہ شہباز ہمارے گھر ٹھہرے گا آخر وہ میرا اکلوتا بھتیجا ہے۔"
"جی' آپ نے ٹھیک کہا۔" اس نے شائستگی سے جواب دیا۔
"تم اوپر والا کمرا صاف کر دو' میرے خیال میں وہ اوپر ٹھیک رہے گا۔ تم کیا کہتی ہو؟" قیوم صاحب نے شائستگی سے اس کی رائے لی۔
"جی بابا جو آپ مناسب سمجھیں' میں ابھی اس کمرے کی صفائی کر دیتی ہوں۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔
"او ہو بیٹھو ابھی کہاں جا رہی ہو۔ وہ کل نہیں ایک ہفتے کے بعد آ رہا ہے' بہت اچھا لڑکا ہے۔" قیوم صاحب اس کو سوچ کر بولے۔
"بابا آپ نے کھیر نہیں لی۔" اس نے ایک دم پوچھا۔
"ہاں ہاں' کھیر بھی کھاؤں گا پہلے کھانا تو کھالوں۔ تم بالکل اپنی ماں کی طرح کھانا پکانے لگی ہو۔" قیوم صاحب مسکرا کر بولے اور اس کا چہرہ کھل سا اٹھا کہ وہ اپنی ماں کی ذمہ داریاں بخوبی نبھا رہی تھی۔

❁ ❁ ❁

وہ باورچی خانے میں ناشتا بنا رہی تھی جب وہ منہ پھلائے یونیفارم پہن کر اس کے سامنے آ گیا۔
"کیا ہوا موڈ کیوں آف ہے؟" اس نے آملیٹ پھینٹتے فکرمندی سے اسے دیکھ کر پوچھا۔
"حور آپی! سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔" اس نے دونوں ہاتھ سر پر رکھ دیئے' وہ فکرمندی سے بولی۔
"عثمان آج چھٹی کا سوچا تو.... تمہیں بابا کی ڈانٹ سے میں نہیں بچا سکوں گی۔" اس نے صاف لفظوں میں گھبرا کر بتایا۔ کل رات جو قیوم صاحب نے اسے سختی کا مشورہ دیا تھا وہ عثمان کو بگاڑنا بھی تو نہیں چاہتی تھی۔ وہ اس بات پر خفگی سے ناشتے کی طرف دیکھ کر بولا۔
"مجھے سلائس نہیں پراٹھا کھانا ہے۔" اس نے اس کی بات پر خفا سا جواب دیا وہ اس کی خفگی پر پریشان سی ہوگئی۔
"اچھا اچھا' ناراض کیوں ہو رہے ہو' میں پراٹھا بنا دیتی ہوں۔" اس نے پیار سے اس کا گال چھوا۔ قیوم صاحب باورچی خانے میں داخل ہو کر خفا لہجے میں بولے۔
"حور پراٹھا بنانے میں کافی دیر ہو جائے گی' تم اسے سلائس ہی دو۔" قیوم صاحب نے شاید اپنے بیٹے کی بات سن لی تھی کہ وہ اسکول سے چھٹی کا ارادہ رکھتا ہے' حور فکرمندی سے بولی۔
"بابا! زیادہ دیر نہیں لگے گی' میں دو منٹ میں پراٹھا بنا رہی ہوں۔" حور نے عثمان کی طرف دیکھا جو سر جھکائے کھڑا تھا اور اس میں باپ کے سامنے بولنے کی جرأت نہ تھی۔ قیوم صاحب خفگی سے اسے دیکھ کر بولے۔
"حور! اس کی ہر فرمائش پوری کرنا لازمی نہیں' تمہیں جو میں نے کہا ہے تم وہی کرو۔" قیوم صاحب نے بیٹی کو بھی جتلایا کہ وہ جان بوجھ کر دیر ہونے کا بہانہ ڈھونڈ رہا ہے کیوں کہ گھڑی میں ساڑھے آٹھ بج چکے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید لب کھولتی وہ تیزی سے باورچی خانے سے نکل گیا اور وہ دونوں باپ بیٹی ایک دوسرے کو تکتے رہ گئے۔

❁ ❁ ❁

"بابا تو ڈانٹنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے' انہیں مجھ سے محبت نہیں' کاش کہ اماں کے ساتھ میں بھی مر گیا ہوتا تو بابا کی ڈانٹ تو روز کھانے کو نہ ملتی۔" اس نے خفا سا منہ بنا کر کہا۔
"اللہ نہ کرے' تمہیں میری بھی عمر لگ جائے۔ بابا تم سے بہت محبت کرتے ہیں عثمان! وہ کل تمہارے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Scanned By Amir

استاد صاحب نے انہیں تمہارے بارے میں بتایا تھا۔"
وہ گھبرا کر بولا۔
"کب.... کون سے استاد صاحب ان کو ملے.... سر غفور یا پھر سر جمال.... یا پھر منیر.... مجھے ہے سر جمال ملے ہوں گے انہیں تو میں کبھی بھی اچھا نہیں لگا۔" اس نے سر جمال کو سوچ کر اپنی بہن کو جواب دیا۔
"دیکھو عثمان! میں اور بابا صرف یہ چاہتے ہیں کہ تم پڑھائی کو توجہ سے لو پڑھائی ایسی چیز ہے جو تمہارے مستقبل میں تمہارا ساتھ دے گی۔ ایسے میں بابا اگر ڈانٹتے ہیں تو کچھ برا نہیں کر رہے اور اگر تم نے دل لگا کر پڑھائی نہ کی تو بابا تمہارے ساتھ ساتھ مجھے بھی ڈانٹتے رہیں گے۔" اس نے معصوم چہرہ بنا کر اسے سمجھانے کی کوشش کی جو اس سے پندرہ سال چھوٹا تھا۔
وہ آخر کار نظریں چرا کر بولا۔
"اچھا آپی! آئندہ شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔"
حور پیار سے بولی۔
"یہ ہوئی ناں بات' میں ابھی تمہارا لنچ لے کر آتی ہوں۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔
"آپی آپی.... مجھے سلائس نہیں کھانے پلیز۔" اس نے منہ بسور کر ہلکی آواز سے بتایا۔
اس نے ہنستے ہوئے اپنے دوپٹے کی گرہ کھولی اور اس میں سے پچاس کا نوٹ نکالا اور اسے تھماتے ہوئے بولی۔
"مجھے سب سمجھ ہے' تمہیں پیسے چاہیے جس دن تم ناشتے سے انکار کرتے ہو درحقیقت تمہیں نوٹ کھانے ہوتے ہیں۔" وہ پچاس کا نوٹ جیب میں ڈال کر مسکرایا۔
"آپ سچ میں حور ہیں۔" وہ اس کے پیسے دینے پر بہت خوش ہو گیا جبکہ وہ روز باپ سے دس روپے لے کر جاتا تھا مگر اب وہ حور سے بھی پیسے بٹور رہا تھا۔

❀....❀....❀

دوپہر کے تین بج رہے تھے جب وہ سلائی مشین کا کام دیکھ رہی تھی تو دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی اس نے دوپٹہ سنبھالا اور سوچتے سوچتے بیرونی دروازے کی طرف لپکی کہ کوئی پڑوسن ہوگی مگر ایک بھاری مردانہ آواز پر چونکی جب دوسری جانب سے السلام علیکم کی آواز آئی۔
"جی کون....؟" اس نے فوراً پوچھا اور دوپٹہ سر پر لے لیا۔ دروازے کی آڑ میں وہ اسے نظر نہیں آ رہا تھا۔
"تم حور ہو میری کزن...." مردانہ آواز ابھری۔
جی جی.... ہاں!" اس نے دروازہ کھول دیا وہ شہباز تھا جسے تقریباً دس سال کے بعد وہ دیکھ رہی تھی۔ وہ مسکرا کر اندر داخل ہوا۔
"شکر ہے تم نے پہچان لیا' میں تو سوچ رہا تھا کہ کہیں تم میرے منہ پر دروازہ ہی نہ مار دو۔" اس نے ہنسی نکالی۔
"میں ایسا بھلا کیوں کروں گی۔" وہ گھبرا کر بولی۔
"آپ یہ ماتھے پر نشان دیکھ رہی ہیں۔" وہ اس کے قریب آ کر بولا وہ گھبرائی اور اس نے اپنے قدم پیچھے کی جانب کیے۔
"کچھ یاد آیا۔" وہ پھر ہنسا اور اس کا ہاتھ ابھی بھی ماتھے پر گہرے نشان پر تھا۔
"جی مجھے یاد نہیں...." اس نے نظریں چرالیں۔
"جناب! یا آپ نے بچپن میں مجھے بوتل ماری تھی جب میں نے آپ کی گڑیا چھینی تھی۔" اس نے ہنستے ہنستے اسے یاد دلایا۔
"جی کیا....؟" وہ شرمندہ سی ہوگئی۔
"ہاں جی! اس لیے تو ڈر رہا تھا کہ کہیں پھر سے دوسرا نشان نہ ماتھے پر آپ بنا دیں۔" وہ قہقہہ لگا کر صوفے پر بیٹھ گیا وہ بھی مجبوراً مسکرائی جبکہ وہ اچانک اس کی آمد سے بوکھلا سی گئی تھی کیوں کہ قیوم صاحب نے تو ایک ہفتے کے بعد اس کے آنے کی اطلاع دی تھی۔
"چائے ملے گی۔" اس نے فوراً پوچھا۔
"جی ضرور' میں ابھی لاتی ہوں۔" اس نے تیزی دکھائی اور باورچی خانے میں آ کر چائے بنانے لگی۔

❀....❀....❀

حور کھانے کی ٹیبل سجا رہی تھی اور عثمان اس کے سر پر آ کھڑا ہوا اور خفگی سے بولا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Scanned By Amir

”حور آپی! آپ کے کام کب ختم ہوں گے‘ میرا ہوم ورک کب کریں گی؟“

”او ہو عثمان! میں تمہارا ہوم ورک کردوں گی‘ تمہیں پتا تو ہے کہ آج گھر پر شہباز آئے ہیں اس لیے تھوڑا اہتمام کرنا پڑے گا۔“ اس نے تیزی سے پلیٹیں لگاتے ہوئے سمجھایا۔

”بس چھوڑ دیں کام اور میرے ساتھ میرے کمرے میں چل کر میرا ہوم ورک کردیں۔“ اس نے حور کا مضبوطی سے ہاتھ تھام لیا اور اسے گھسیٹنے لگا۔

”او ہو رکو تم عثمان! تم سمجھ کیوں نہیں رہے‘ میں تمہارا سارا کام آج رات ہی کردوں گی۔“ اس نے پیار سے اپنا بازو چھڑایا۔ اسی دوران شہباز نے ان دونوں کی بات سن لی جو دروازے کے باہر کھڑا تھا وہ ہنستے ہنستے بولا۔

”عثمان میرے پیارے کزن! یہ کیا بات ہوئی ہوم ورک تمہارا ہے یا پھر حور کا؟“

”دیکھئے شہباز بھائی! آپ یہاں مہمان بن کر آئے ہیں بہتر ہے کہ مہمان بن کر ہی رہیں۔“ عثمان نے غصیلی نظروں سے اسے پلٹ کر جواب دیا وہ گھبرا کر بولی۔

”عثمان بڑوں سے ایسے بات نہیں کرتے‘ تم کمرے میں جاؤ میں ابھی تمہارے پاس آتی ہوں۔“ حور نے اس کی بدتمیزی پر پردہ ڈالنے کے لیے اسے فوراً کمرے میں بھیجا تو وہ غصے سے اسے دیکھ کر چلا گیا اور شہباز کے چہرے پر حیرانگی سی چھا گئی۔

❁.....❁.....❁

رات کے دو بج رہے تھے اور اس کے کمرے کی لائٹ آن تھی وہ پانی پینے کی غرض سے اٹھا تو لائٹ آن دیکھ کر اس کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ شہباز نے دروازہ کھول کر اسے پکارا۔

”حور کیا میں اندر آسکتا ہوں؟“

”جی.... جی....“ وہ چونکی دوپٹہ سنبھالا اور پیار سے بولی۔ ”آپ کو کچھ چاہیے تھا کیا؟“ شہباز نے اس کے ہاتھ میں قلم اور ٹیبل پر کاپی دیکھی تو سمجھ گیا کہ وہ عثمان کا ہوم ورک مکمل کررہی ہے‘ وہ شائستگی سے بولا۔

”رات کے دو بج رہے ہیں اور آپ پھر بھی ہوم ورک......؟“ اس نے بات کو ادھورا چھوڑ دیا۔ وہ نظریں چرا کر بولی۔

”کتنے دنوں کا کام عثمان نے نہیں کیا ہوا‘ کل اس کی کاپی چیک ہونی ہے اور اگر کام نہ ہوا تو اسے سزا بھی مل سکتی ہے۔“ اس نے معصومیت سے بتایا جس سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اپنے بھائی سے بہت محبت کرتی ہے۔ وہ کرسی پر بیٹھ کر بولا۔

”حور آپ اپنے بھائی کی پڑھائی میں یوں مدد کرتی رہیں تو ایک دن آپ کی محبت اس کی زندگی کو نقصان پہنچا دے گی آپ سمجھ تو رہی ہیں کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔“

”عثمان ابھی چھوٹا ہے وقت کے ساتھ یقیناً سمجھ دار ہو جائے گا۔“ اس نے شائستگی سے جواب دیا اور نظریں جھکالیں جو نیند کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔

”ہاں یقیناً اللہ کرے وقت کے ساتھ اس میں سمجھ داری آجائے مگر آپ تو سمجھ دار ہیں آپ اپنا رویہ اس کے لیے تبدیل کریں۔“ وہ فکرمندی سے بولی۔

”جی ہیں میں اپنا رویہ پڑھائی کے معاملے میں ضرور تبدیل کروں گی۔ مجھے بھی اس کے مستقبل کی فکر ہے۔“

”میں آپ کی کچھ مدد کرسکتا ہوں۔“ اس نے اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر پوچھا وہ بار بار نظریں چرا رہی تھی۔

”نہیں نہیں..... بس تھوڑا سا کام تھا مکمل ہو جائے گا آپ بھی سو جائیے‘ کل کمپنی میں آپ کا پہلا دن ہوگا آپ کو فریش لگنا چاہیے۔“ وہ شائستگی سے بولی اور اس نے نظریں جھکالیں۔

”خیال کرنے کا شکریہ“ اس نے بھی پیار سے جواب دیا اور اللہ حافظ کہہ کر اپنے کمرے میں آگیا۔

❁.....❁.....❁

وہ چھٹی کے دن آفس کا کام لیپ ٹاپ پر کررہا تھا جب اسے صحن میں شور کی آواز سنائی دی۔

”اگر آپ مجھے نیا بیٹ نہیں دلاسکتیں تو میں کہیں دور

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Scanned By Amir

بہت دور چلا جاؤں گا۔"

"خدایا کیسی بہکی بہکی باتیں کررہے ہو عثمان! تمہیں کیا ہوگیا ہے تم جانتے ہو مہینے کا آخری ہفتہ ہے بابا کی تنخواہ آئے گی تو پھر نیا بیٹ خرید دوں گی۔" شہباز کو حور کی آواز میں بے بسی محسوس ہوئی اس نے کام چھوڑ دیا۔ اس کا دل چاہنے لگا کہ وہ عثمان کو جاکر سمجھائے مگر پھر خاموشی سے کرسی پر بیٹھا رہا وہ جانتا تھا کہ یہ ان دونوں کا ذاتی مسئلہ ہے۔

"آپی! نہیں...... میں نے اپنے دوستوں سے بات کرلی ہے کہ کل میں نیا بیٹ لے کر اسکول آؤں گا' آپ کو میری عزت کا ذرا خیال نہیں۔" اس نے خفا لہجے سے جتلایا۔

"اوہو عثمان! میں کیسے سمجھاؤں' میرے پاس پیسے ہوتے تو میں کبھی انکار نہیں کرتی۔"

"اچھا تو آپ اپنی سہیلی فضہ سے ادھار لے لیں' مجھے یقین ہے کہ وہ انکار نہیں کرے گی۔" اس نے حور کا ہاتھ تھام کر منت وسماجت شروع کردی شہباز کے چہرے پر غصہ چھا گیا مگر وہ کچھ نہیں کرسکتا تھا۔ اگر وہ اس کا سگا بھائی ہوتا تو کب کا وہ اس کے دو تین تھپڑ رسید کرچکا ہوتا وہ اپنا غصہ قابو کرنے لگا' وہ فکرمندی سے بولی۔

"عثمان میں نے کبھی کسی سے ادھار نہیں مانگا اور بابا کے علم میں یہ بات پہنچ گئی تو......؟" اس نے اپنے باپ کا سوچ کر منع کیا۔

"آپی! آپ میرے لیے اتنا چھوٹا سا کام نہیں کرسکتیں' ویسے تو آپ ہر وقت کہتی رہتی ہیں کہ آپ میرے لیے اپنی جان بھی قربان کرسکتی ہیں۔" اس نے جان بوجھ کر اپنی آنکھیں مسلنا شروع کردیں' وہ جانتا تھا کہ اس کی بہن اس کے آنسو نہیں دیکھ پائے گی۔

"اچھا بابا رونا مت...... میں ادھار مانگ لوں گی اب خوش۔" اس نے فوراً ہار مان لی جو اس سے بے پناہ محبت کرتی تھی۔

"آپ سچ کہہ رہی ہیں آپی!" وہ چیخنے لگا اور بار بار اس سے پوچھنے لگا۔

"ہاں بابا! بالکل سچ......" وہ ہنسنے لگا جبکہ شہباز ہاتھ مسلتا کرسی پر بیٹھا ہی رہ گیا تھا۔

❀......❀......❀

وہ سر جھکائے حور کے بارے میں سوچ رہا تھا جب ہی اس نے ہلکی سی دستک دے کر اپنے آنے کی اطلاع دی جو اس کی آمد پر باخبر تھا۔

"وہ...... وہ میں نے کھانا تیار کردیا ہے اگر آپ کو بھوک لگے تو کھا لیجیے گا۔" اس نے اپنے سرکتے دوپٹے کو ٹھیک کرتے ہوئے بتایا جس سے صاف ظاہر ہوا کہ وہ باہر جارہی ہے۔

"تم کہیں باہر جارہی ہو؟" اس نے شائستگی سے پوچھا علم تھا کہ وہ اپنی سہیلی کی طرف جارہی ہے اور وہ بھی ادھار لینے۔ وہ نظریں چرا کر بولی۔

"میں اپنی سہیلی فضہ سے ملنے جارہی ہوں' شام سے پہلے لوٹ آؤں گی۔" اس نے دھڑکتے دل سے جواب دیا اور سوچنے لگی کہ کہیں اسے علم تو نہیں ہوگیا کہ وہ اپنی سہیلی سے پیسے مانگنے جارہی ہے۔

"آپ فضہ سے پیسے لینے جارہی ہیں تو آپ وہ ادھار مجھ سے لے لیں۔"

"جی...... وہ...... وہ...... نہیں تو ایسی بات نہیں؟" وہ شرمندہ سی ہوگئی اور اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

"دیکھو حور! بے شک فضہ تمہاری سہیلی ہے مگر تایا جان کی عزت کے لیے کہہ رہا ہوں اگر تم پیسے نہیں لینا چاہتیں تو میں عثمان کی پسند کا بیٹ اسے دلا دیتا ہوں۔" اس نے پیار سے اس کی طرف دیکھا۔

"نہیں...... میں عثمان کو نیا بیٹ خود دلا دوں گی۔" وہ فکرمندی سے بولی۔

"کیوں...... کیا میں ابھی بھی تمہارے لیے اپنا نہیں ہوں۔" اس نے شائستگی سے پوچھا۔

"ایسی بات نہیں شہباز! وہ دراصل......" اس نے بات کو ادھورا چھوڑ دیا۔ وہ سچ ہی تو کہہ رہا تھا اس سے وہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Scanned By Amir

ادھارے لیتی تو گھر کی بات گھر میں ہی رہتی تھی۔ وہ اس کی خاموشی پر کرسی سے اٹھا اور شائستگی سے بولا۔

"میں عثمان کو بازار لے کر جارہا ہوں اگر تمہیں کچھ چاہیے تو وہ بھی بتادو۔" اس نے نظریں چرا کر پوچھا۔

"میرے لیے...... نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیے۔ آپ بس عثمان کو صرف نیا بیٹ دلادیں اور میں بعد میں آپ کو پیسے لوٹا دوں گی۔" اس نے پیسے دینے کی بھی بات کردی۔ وہ مسکرایا۔

"مجھے پیسے لینے میں کوئی اعتراض نہیں۔" اس نے اس کو پریشانی سے جلد آزاد کیا جو صرف اس کے پیسے دینے پر بجھ سی گئی تھی اور سوچوں میں ڈوب رہی تھی۔

❁......❁......❁

"حور آپی...... حور آپی...... آپ کہاں ہیں؟" وہ گھر میں آ کر زور زور سے اسے پکارنے لگا۔ وہ چھت سے کپڑے اتار رہی تھی اس کی آواز پر جلدی سے سیڑھیوں سے اتری وہ ایک شاندار بیٹ ہاتھ میں پکڑے ہلا ہلا کر شاٹ لگارہا تھا اسے دیکھ کر خوشی سے بولا۔

"حور آپی! دیکھو تو شہباز بھائی نے کتنا مہنگا بیٹ مجھے لے کر دیا ہے۔" اس نے بیٹ حور کو بڑی گرم جوشی سے دکھایا جس کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا۔

"خدا تمہیں ہمیشہ خوش رکھے بہت زبردست بیٹ ہے آپی! یہ بیٹ دو ہزار کا ہے اور حور آپی! شہباز بھائی نے مجھے ڈھیر ساری چاکلیٹس بھی لے کر دی۔" اس نے اپنی دونوں جیبوں سے چاکلیٹس نکالنی شروع کردی۔

"اوہو عثمان! تم نے شہباز کا اتنا زیادہ خرچہ کروادیا۔" وہ فکرمندی سے بولی۔

"حور آپی! شہباز بھائی کے پاس بہت پیسے ہیں انہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔" وہ ایک چاکلیٹ کھاتے ہوئے ہنسا۔

"مگر پھر بھی عثمان......" اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی وہ تیزی سے بولا۔

"آپی! اب بس بھی کردو مجھے اپنے دوستوں کو نیا بیٹ دکھانے جانا ہے۔" وہ بیٹ گھماتے ہوئے باہر نکل گیا اور وہ باورچی خانے میں سکون سے کام کرنے میں مصروف ہوگئی۔

❁......❁......❁

"حور...... حور...... وہ...... وہ......" اس نے بات کرنا چاہی مگر لفظ اس کا ساتھ نہیں دے پارہے تھے۔

"شہباز...... جی آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟" وہ اس کے یوں ادھورے لفظوں سے کچھ سمجھ نہیں پارہی تھی اس لیے شائستگی سے بولی۔

اس نے نظریں چراتے ہوئے اپنی جیب میں سے ایک خوب صورت مخمل کی ڈبیا نکال لی اور دھڑکتے دل سے اس کی ہتھیلی پر رکھ دی۔

"یہ...... یہ کیا ہے؟" اب اس کی زبان نے ساتھ دینا چھوڑ دیا اور وہ اسے گھورنے لگی۔

"حور مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ میں کیا کہوں مگر بس اتنا ہی کہہ پاؤں گا کہ تم...... تم......" اس سے جملہ مکمل نہیں ہو پارہا تھا۔

"کیا میں......؟" اس نے نظریں ملا کر پوچھا۔

"حور تم مجھے غلط مت سمجھنا میرا وہ مطلب نہیں۔" وہ مزید گھبرا سا گیا جو کافی دنوں کے بعد یہ فیصلہ کر پایا تھا کہ وہ اس سے محبت کرنے لگا ہے اور اسے حور کو پرپوز کردینا چاہیے۔

"تم غلط ہی ہو شہباز......!" اس نے غصے سے لفظ چبا چبا کر جواب دیا۔

"آئی ایم سوری حور! مجھے یوں تمہارے لیے گفٹ نہیں لانا چاہیے تھا۔" اس نے گھبرا کر دوبارہ ہاتھ ڈبیا کی طرف بڑھایا تو حور نے وہ مٹھی جھٹ سے بند کرلی اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"تم...... تم میرے ساتھ مذاق کررہی تھیں۔" وہ اس کی مسکراہٹ پر لمبا سانس کھینچ کر بولا۔

"ہاں میں نے یہ انگوٹھی دیکھ لی تھی پر مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ یہ انگوٹھی میرے لیے ہے۔ میں تو یہ سمجھ رہی تھی کہ آپ

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Scanned By Amir

یہ انگوٹھی کسی اور کے لیے لے کر آئے ہیں۔" اس نے ڈبیا کھول کر انگوٹھی کو پیار سے دیکھا جسے پہلے دیکھنے پر اسے کتنی جلن محسوس ہوئی تھی کہ شہباز کی زندگی میں کوئی لڑکی ہے کتنے دنوں سے جو کیفیت شہباز کی تھی وہ بھی مسلسل اس میں گھری ہوئی تھی۔ اس انگوٹھی نے اسے جتلا دیا کہ وہ شہباز کو پسند کرنے لگی ہے۔

"اور اگر یہ انگوٹھی سچ میں تمہارے لیے نہیں ہوتی تو پھر تم کیا کرتیں؟" اس نے شریر لہجے سے پوچھا۔

"پھر میں اس محبت کو دفن کر دیتی۔" اس نے مصنوعی خفگی سے جواب دیا۔

"اچھا' مگر ایسا کبھی نہیں ہوگا۔" اس نے ڈبیا سے انگوٹھی نکال کر اس کو پہنا دی اور وہ اپنی محبت کو پا کر کھل سی گئی۔

❁......❁......❁

"بھابی کا فون آیا تھا وہ شہباز کے لیے تمہارا ہاتھ مانگ رہی ہیں۔ شہباز مجھے بھی بہت پسند ہے میں نے تو فوراً ہاں کر دی مگر اب سوچ رہا ہوں مجھے تمہاری زندگی کا فیصلہ لینے سے پہلے تم سے بات کرنی چاہیے تھی۔" قیوم صاحب نے شائستگی سے اسے کمرے میں بلوا کر بتایا۔

"بابا! آپ جو فیصلہ کر چکے ہیں مجھے قبول ہے اور مجھے اندازہ ہے کہ آپ جو فیصلہ لیں گے میرے لیے بہتر ہوگا۔"

"جیتی رہو میری بیٹی! مجھے تم پر فخر ہے۔ ماشاء اللہ میری بچی لاکھوں میں ایک ہے۔" قیوم صاحب نے اس کے سر پر پیار دیا اور مطمئن سے ہو گئے۔

"بابا! میں آپ کے لیے ناشتا لاؤں۔" اس نے شائستگی سے بات مکمل ہونے کے بعد پوچھا۔

"ہاں بیٹی! مگر ایک اور بات بھی کرنا چاہ رہا تھا' آج تمہاری ماں زندہ ہوتی تو شاید مجھے اس بات کی ضرورت نہ پڑتی۔" قیوم صاحب نے جھکی نظروں سے بات کی۔

"بابا! آپ نے باپ کے ساتھ ماں کا بھی فرض نبھایا ہے آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں' بتایئے۔"

"بیٹی! شہباز سے تمہارا رشتہ طے ہو گیا ہے اب مناسب ہوگا کہ محتاط رہو تم سمجھ رہی ہو ناں۔ یہ رشتے بہت نازک ہوتے ہیں۔" قیوم صاحب نے فکر مندی ظاہر کی۔

"بابا! آپ فکر نہ کریں میں اپنی حد جانتی ہوں آپ کو میری وجہ سے کبھی شرمندہ نہیں ہونا پڑے گا۔" قیوم صاحب نے لمبی مطمئن سانس لی اور پیار سے بولے۔

"جیتی رہو میری بچی! اللہ تعالیٰ تمہیں بے شمار خوشیوں سے نوازے۔" حور باپ کو تسلی دے کر خود کو کافی ہلکا محسوس کر کے باورچی خانے میں آ کر کام کرنے لگی۔

❁......❁......❁

"آپ اور یہاں میرے کمرے میں......؟" وہ شہباز کو اپنے کمرے میں دیکھ کر گھبرا سی گئی۔

"کیوں' میں تمہارے کمرے میں کیا نہیں آ سکتا۔" وہ شریر لہجے میں بولا۔

"آپ...... آپ جایئے' بابا نے آپ کو یہاں دیکھ لیا تو کہیں مجھ سے خفا نہ ہو جائیں۔"

"او ہو یار! تمہیں مبارک باد دینے آیا ہوں جناب اور اگر آپ یوں مجھ سے چھپ کر رہیں گی تو میرے معصوم دل کا کیا ہوگا۔" اس نے معصوم چہرہ بنا کر دل پر ہاتھ رکھ کر اسے دیکھتے پوچھا۔

"شہباز! آپ جایئے پلیز......" وہ گھبرا کر بولی۔

"میں کیوں جاؤں' مجھے سارا دن تمہارا چہرہ دیکھنا ہے۔" وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔

"اُف...... آپ کتنے شریر ہو گئے ہیں' پلیز جایئے۔" وہ گھبرا کر بار بار اس سے التجا کر رہی تھی۔

"او ہو شریر نہیں' بہت شریر ہوں اور میں کہیں نہیں جا رہا مجھے اسی کمرے میں رہنا ہے۔"

"حور بیٹی...... حور بیٹی......" اچانک قیوم صاحب کی آواز ابھری۔ جس پر شہباز کا رنگ اڑ سا گیا اور وہ گھبرا کر کمرے سے بھاگ کھڑا ہوا اور حور کا کمرا اس کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Scanned By Amir

❁......❁......❁

"چھوڑو عثمان...... چھوڑو......" وہ شام کو آفس سے گھر آ رہا تھا جب اس نے عثمان کو دیکھا جس نے اپنے ہی کسی دوست کا گریبان پکڑا ہوا تھا اور وہ دونوں بُری طرح سے لڑ رہے تھے۔

"میں اس کو نہیں چھوڑوں گا' میں اس کو جان سے مار دوں گا۔ شہباز بھائی آپ میرے مسئلے میں نہ پڑیں۔" عثمان نے غصے سے شہباز کو گھورتے ہوئے جواب دیا اور گریبان نہ چھوڑا۔

"عثمان پاگل ہو گئے ہو' چھوڑو......" عثمان نے ایک زور کا مکا پھر اپنے دوست کے منہ پر دے مارا جس پر شہباز آگ بگولہ سا ہو گیا اور پوری قوت کے ساتھ اس نے عثمان کو پکڑ کر دوسری طرف دھکیلا اور ایک زور کا طمانچہ اسے رسید کیا۔

"بدتمیز یوں جھگڑا کرتے ہیں' دوست ہے تمہارا۔" عثمان تھپڑ پڑنے پر حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔ شہباز غصے سے اسے گھسیٹ کر گھر لے آیا اور راستے میں اس نے عثمان کی خوب خبر لی۔ جس پر عثمان بے تحاشا رونے لگا۔

"کیوں رو رہے ہو...... اُف اللہ! کچھ تو بتاؤ۔" وہ اس کے بُری طرح رونے پر خوف زدہ سی ہو گئی۔

"دیکھو اپنے لاڈلے بھائی کا حال' اگر وہاں میں نہ ہوتا تو شاید یہ لڑکا اس کا گلہ دبا کر ہی سانس لیتا۔" شہباز نے غصے سے حور کو دیکھتے جتایا۔

"تم...... تم جھگڑا کر رہے تھے۔" حور فکر مندی سے اس سے پوچھنے لگی جو بُری طرح سے رو رہا تھا کہ شہباز نے اس کو مارا ہے۔

"آپی! شہباز بھائی نے مجھے مارا ہے۔" اس نے اپنے سرخ گال کو دکھا کر چیختے ہوئے بتایا۔ حور گھبرا کر شہباز کی طرف دیکھنے لگی۔ دوسری طرف شہباز بھی غصے سے بولا۔

"تھپڑ نہ مارتا تو تم اس کی جان چھوڑتے' شکر کرو کہ وہاں اس کا باپ نہ آ پہنچا ورنہ بات کہاں سے کہاں چلی جاتی اور چچا جان کو بھی شرمندگی اٹھانا پڑتی۔"

"آپی! اس نے پہلے مجھے مارا تھا۔" اس نے روتے روتے بتایا اور دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا لیا وہ حور کی ہمدردی زیادہ سے زیادہ بٹورنا چاہتا تھا کہ اس کے تھپڑ کا بدلہ اب حور لے۔

"اچھا! اس نے تمہیں مارا ہے مگر اس کے منہ سے خون نکل رہا تھا' اس کے چہرے پر تمہارے ناخنوں کے نشان تھے اور اس کے بعد بھی تم اس کو چھوڑ نہیں رہے تھے۔" شہباز نے دوسرے لڑکے کی حالت حور کے سامنے بیان کی جس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور اس نے عثمان کو گلے سے لگا لیا۔

"آپی! شہباز بھائی نے مجھے بہت مارا ہے۔" وہ روتے روتے بولتا جا رہا تھا اور حور کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے جبکہ شہباز بے قصور ہونے کے باوجود قصوروار نظر آ رہا تھا اور ایسا عثمان نے اسے حور کی نظروں میں کر دیا تھا۔

❁......❁......❁

"حور آپی! آپ منگنی توڑ رہی ہے کہ نہیں۔" وہ جب کھانا لے کر اس کے کمرے میں پہنچی تو اس نے خفگی سے پوچھا۔

"اوہو پہلے کھانا کھاؤ پھر میں کچھ سوچتی ہوں کہ شہباز سے کیسے پیچھا چھڑوانا ہے۔"

"حور آپی! انہوں نے سب کے سامنے مجھے تھپڑ مارا' دیکھئے ابھی بھی میرے گال پر ان کی انگلیوں کے نشان ہیں۔"

"بہت بُری بات ہے' شہباز کو بیچ میں تم پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔ میں اس سے بات کرتی ہوں کہ آئندہ میرے بھائی پر ہاتھ اٹھانے کی جرأت نہ کرنا۔" اس نے دھمکی والا انداز ظاہر کیا جیسے وہ عثمان کے دل کو مطمئن کر سکے۔

"آپی! آپ بہت پیاری ہیں' آپ کو شہباز بھائی سے اچھا لڑکا مل سکتا ہے۔ مجھے شہباز بھائی اب بالکل

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Scanned By Amir

پسند نہیں۔" اس نے منہ بسور کر بتایا۔

"اچھا بابا اچھا کوئی اچھا لڑکا ملے گا تو شہباز کو چھوڑ دوں گی۔ خدا کے لیے اب کھانا کھالو کب سے بھوکے ہو۔" اس نے فکر مندی سے پلیٹ اس کی طرف بڑھائی۔

"ٹھیک ہے اب میں کھانا کھالوں گا مگر آپ وعدہ سے مکر مت جانا۔" اس نے نوالہ لیتے ہوئے اسے آمادہ کیا اور خوشی اس کے چہرے پر چھا سی گئی۔ وہ اس کے ساتھ خوش اس لیے نظر آرہی تھی کہ وہ عثمان کو مطمئن کر سکی مگر کھڑکی کی آڑ میں کھڑا شہباز سوچوں میں ڈوبتا ہی چلا گیا اور اس کا چہرہ بجھ سا گیا۔

❁……❁……❁

یار! تم فکر نہ کرو بس کوئی اچھا سا تحفہ سر سعد کی خدمت میں پیش کرو مجھے یقین ہے وہ تمہارا نام کرکٹ ٹیم میں شامل کرلیں گے۔" جب اسکول کی ٹیم میں اس کو شامل نہیں کیا گیا تو وہ کلاس میں آ کر منہ پھلا کر بیٹھ گیا۔

"یہ تو رشوت ہوگئی۔" اس نے اپنے دوست راحیل کو منہ بسور کر جواب دیا جو اس کی ہمت بڑھا رہا تھا۔

"ہاں تو اور کیا۔ رشوت سے ہی تو کام چلانا پڑتا ہے تم اب اچھی سی ایک گھڑی خریدنے کا بندوبست کرو۔ باقی کام مجھ پر چھوڑ دو۔" راحیل نے چالاکی سے سوچتے ہوئے اسے رائے دی۔

"گھڑی کا انتظام...... بہت مشکل ہے؟" اس نے فکر مندی سے جواب دیا وہ جانتا تھا کہ حور آپی کے پاس اتنے پیسے نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ انتظام کر سکیں گی۔

"یار مشکل تو ہے مگر تم یہ انتظام نہیں کرسکو گے تو کھیل نہیں پاؤ گے۔" اس نے بھی رونی صورت بنا کر جواب دیا جو اس کا بیسٹ فرینڈ تھا اور اسے عثمان کے ساتھ ہی کھیلنے میں مزا آتا تھا۔ وہ باؤلر بہت اچھا تھا جس کی وجہ سے اس کا نام ٹیم میں شامل کرلیا گیا تھا مگر اپنے دوست کے بغیر وہ پریشان سا ہوگیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کچھ کرنا ہوگا۔" عثمان نے کچھ سوچتے ہوئے اسے دیکھ کر جواب دیا۔ وہ مسکرایا۔

❁……❁……❁

"حور حور...... میرے والٹ میں صبح پانچ ہزار روپے تھے مگر اب اس والٹ میں ایک پیسہ بھی نہیں جبکہ ایک گھنٹے پہلے بھی تھے۔" وہ پریشانی کے عالم میں حور کے پاس آ کر بولا جس کے ہاتھ میں اپنا والٹ تھا حور فکر مندی سے بولی۔

"شہباز ایسے کیسے ہوسکتا ہے؟"

"سچ حور! میں خود پریشان ہوگیا ہوں۔" اس نے خالی والٹ حور کے سامنے کردیا۔ حور تیزی سے والٹ کی زپ کھول کر ٹٹولنے لگی مگر خالی والٹ میں پیسے کہاں سے آتے۔

"شہباز آپ کو ٹھیک سے یاد ہے ناں کہ آپ نے پیسے والٹ میں رکھے تھے۔"

"ہاں حور! میں نے ایک گھنٹہ پہلے عثمان کو آئس کریم دلائی ہے' بے شک تم اس سے پوچھ لو۔" وہ فکر مندی سے بولا۔

"عثمان......عثمان...." حور نے فکر مندی سے اس کا نام لیا اور اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

شہباز حور کے بار بار عثمان کے نام لینے پر اس کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی اڑی رنگت پر اسے احساس ہوا کہ کہیں عثمان نے تو اس کے پیسے نہیں چرائے۔ شہباز کے چہرے پر یک دم غصہ سا چھا گیا اور وہ عثمان کے کمرے کی طرف چل پڑا۔ حور فکر مندی سے اس کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔ عثمان اپنے بستے کی زپ بند کررہا تھا جب حور اور شہباز اچانک اس کے کمرے میں آگئے وہ حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگا' شہباز غصے سے بولا۔

"عثمان! تم نے میرے والٹ سے پیسے نکالے ہیں کیا؟"

"شہباز! میں عثمان سے بات کرتی ہوں۔" حور پریشانی سے شہباز کے سامنے کھڑی ہوگی۔

"حور! تم ہم دونوں کے درمیان کچھ نہیں بولو گی' پیچھے ہٹو۔ میں خود اس سے بات کروں گا۔" شہباز نے غصے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Scanned By Amir

سے حور کو حکم دیا۔
"میں نے آپ کے والٹ سے پیسے نہیں نکالے آپ مجھ پر گھٹیا الزام مت لگائیں۔" عثمان نے بھی غصے سے جواب دیا۔
"شہباز! عثمان نے کبھی میرے پیسے بغیر اجازت نہیں اٹھائے' یہ سچ بول رہا ہے۔"
"اچھا' ٹھیک ہے میں ابھی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کردیتا ہوں۔ میں اس کے بستے کی تلاشی لینا چاہوں گا۔" شہباز کی نظر بستے پر پڑی کمرے میں آنے سے پہلے عثمان بستے کی زپ بند کررہا تھا۔
"نہیں آپ میرے بستے کی تلاشی نہیں لے سکتے۔" عثمان کا رنگ فق ہوگیا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا بستہ مضبوطی سے پکڑ لیا۔ شہباز نے غصے سے بستہ اس سے چھین لیا اور زپ کھول کر بستہ الٹا دیا۔
بستے میں سے ساری چیزیں کاپیاں' کتابیں' قلم گرنے لگے اور آخر کار ایک کاپی کے گرنے کے ساتھ پیسے بھی زمین پر آپڑے۔ حور پیسے دیکھ کر گھبرا سی گئی شہباز نے ایک زور کا طمانچہ عثمان کے منہ پر دے مارا اور غصے سے باہر نکل گیا حور روتے روتے بس عثمان کو دیکھتی رہ گئی جو اس سے نظریں چرا رہا تھا۔

❀....❀....❀

وہ لیپ ٹاپ پر کام کررہا تھا جب اس نے دیکھا حور عثمان کا ہاتھ پکڑے اسے زبردستی کمرے میں لارہی تھی وہ ان دونوں سے بے پروا سا ہوگیا اور لیپ ٹاپ پر مسلسل کام کرنے لگا۔
"شہباز! عثمان آپ سے معافی مانگنا چاہتا ہے' آپ اسے معاف کردیں۔" حور نے شائستگی سے نظریں چرا کر بات کی جو عثمان کو کمرے میں زبردستی لے کر آئی تھی۔ شہباز نے عثمان کے چہرے پر سرسری سی نظر ڈالی جس کے چہرے پر شرمندگی کا احساس نہیں تھا۔
"عثمان! شہباز بھائی سے معافی مانگو۔" اس نے ہاتھ پکڑ کر اسے ہلایا جو بس دیواروں کو مسلسل گھور رہا تھا۔
"مجھے معاف کردیں۔" اس نے منہ بسور کر معافی مانگی۔ اس سے پہلے شہباز کچھ کہتا اس نے حور کی آنکھوں میں دیکھا جس کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔ شہباز اپنی محبت کی خاطر تھوڑا نرم سا پڑ گیا اور شائستگی سے بولا۔
"آئندہ ایسی حرکت مت کرنا۔" اس نے پیار سے جواب دیا عثمان نے خاموشی سے اپنا سر جھکالیا۔
حور اور شہباز ایک دوسرے کو پھر تکتے رہ گئے جیسے انہوں نے عثمان کو اپنی غلطی کا احساس دلا دیا ہو۔

❀....❀....❀

"تمہیں چوری نہیں کرنی چاہیے تھی' مجھے تمہاری اس حرکت پر......" اس نے بات ادھوری چھوڑ دی' جس کی آنکھوں میں نمی آگئی۔
"حور آپی! مجھ سے غلطی ہوگئی' میں تو سر سعد کو تحفہ دے کر اپنا نام کرکٹ ٹیم میں شامل کروانا چاہتا تھا بس اسی وجہ سے پیسے چرائے۔" وہ حور کی ناراضگی پر پریشان سا ہوگیا۔
"تم نے مجھے شہباز کی نظروں میں گرادیا۔" اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔
"تو پھر ماریں مجھے' میری جان نکال لیں...... میں ہوں ہی بُرا۔ آپ کو میری تکلیف سے زیادہ شہباز بھائی کی فکر ہے۔ آپ میری وہ پہلی والی حور آپی نہیں رہیں۔" وہ بھی روتے روتے پھٹ پڑا۔ حور اس کے یوں اچانک رونے پر پشیمان سی ہوگئی۔
"نہیں...... عثمان نہیں' تم سب سے اچھے ہو' مجھے تمہاری فکر ہے۔ میں تو ہر وقت اللہ سے دعا مانگتی ہوں کہ اللہ تمہیں ہر تکلیف سے بچا کر رکھے۔" وہ اس کے آنسوؤں پر پگھل سی گئی۔
"آپی! میں نے صرف پیسے اس لیے چرائے تھے کہ مجھے کرکٹ ٹیم میں جانا تھا۔" وہ رونے لگا۔
"عثمان! میں تمہارے سر سعد سے بات کروں گی' تم روکر خود کو ہلکان مت کرو۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا اس کی تکلیف سچ میں اس سے دیکھی نہیں جاتی تھی۔
"آپ سچ میں سر سعد سے بولیں گی؟" وہ حیرانی سے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Scanned By Amir

اسے دیکھنے لگا۔

"ہاں بس رونا بند کرو۔" حور نے اس کے آنسوؤں کو پونچھا۔ اس نے ٹیبل سے اس کا سیل فون اٹھایا اور نمبر ڈائل کر کے اس نے سیل فون افراتفری میں حور کو تھما دیا وہ نہ چاہ کر بھی عثمان کی ضد کے ہاتھوں ہار گئی۔

دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز ابھری۔

"ہیلو.... ہیلو کون؟" حور شائستگی سے بولی۔

"جی میں حور عثمان کی بہن۔" حور جو سر سعد سے دو تین دفعہ مل چکی تھی اس نے اپنا تعارف کروایا۔

"آپ کیسی ہیں؟" دوسری طرف سر سعد نے پیار سے پوچھا۔

"جی میں ٹھیک ہوں آپ سے ایک بات کرنا چاہ رہی تھی۔" وہ شرمندگی سے بولی۔

"جی ضرور۔" سر سعد نے شائستگی سے جواب دیا۔

"وہ.... میں.... یہ کہنا...." حور نے ابھی تک بات مکمل نہیں کی تھی کہ دوسری جانب سے آواز ابھری۔

"سنیے.... آپ کی آواز کٹ کٹ کر آرہی ہے لائن میں پرابلم ہے آپ میسج پر بات کریں۔" سر سعد نے زور سے بول کر بتایا۔

"جی ٹھیک ہے۔" وہ بھی بات کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کر رہی تھی۔ اس نے میسج پر بات کرنا ہی مناسب سمجھا۔ اس سے پہلے کہ وہ میسج کرتی قیوم صاحب نے اسے پکارا۔

"حور بیٹی! کہاں ہو تم؟" وہ گھبرا سی گئی۔

"آپی! میں خود میسج کر لیتا ہوں آپ بابا کی بات سن آئیں۔"

"ہاں ٹھیک ہے مگر وعدہ کرو کہ آئندہ تم ایسی حرکت کبھی نہیں کرو گے جس سے میری اور بابا کی عزت پر کبھی کوئی آنچ آئے۔" حور نے پھر سے ہدایت دی اور وہ بے پروا ہو کر میسج ٹائپ کرتے ہوئے سر ہلانے لگا۔

❀....❀....❀

"سارا دن موبائل پر لگے رہتے ہو۔" وہ اس کو دیکھ کر مسکرائی جو بستر پر اس کا موبائل لے کر گیم کھیل رہا تھا۔

"آپی! آپ کو تو خوش ہونا چاہیے کہ میں زیادہ وقت گھر پر رہتا ہوں آپ کی نظروں کے سامنے۔" وہ مسکرا کر بولی۔

"ہاں یہ تو سچ ہے تمہارے گھر پر رہنے سے میں خوش ہوں۔ مگر موبائل پر گیم کھیلتے کھیلتے نظر کمزور نہ ہو جائے۔"

"آپی! میں آپ کی تصویر کھینچ لیتا ہوں آج آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔" حور ہنس کر بولی۔

"بہت باتیں بنانا سیکھ گئے ہو۔" اس نے دو تین تصویریں اس کی کھینچ لیں وہ یک دم چیخی۔

"اُف خدایا! بابا نے تو چائے مانگی تھی اور میں تمہاری باتوں میں بھول گئی۔" اسے فوراً یاد آیا تو وہ گھبرا کر بولی۔

"دیکھ لیں حور آپی! غلطیاں آپ سے بھی ہوتی ہیں۔" وہ ہنسنے لگا۔

"اچھا ابھی تمہیں دیکھتی ہوں ذرا چائے بنا کر بابا کو دے آؤں۔" وہ ہنستے ہنستے اس کا کان مروڑ کر چلی گئی اور وہ پھر سیل فون پر بزی ہو گیا۔

❀....❀....❀

قیوم صاحب اخبار پڑھ رہے تھے اور شہباز کے ہاتھ میں میگزین تھا۔ وہ جب چائے لے کر اندر داخل ہوئی تو شہباز نے شریر انداز میں اس کو آنکھ ماری۔ وہ باپ کی موجودگی سے ڈری اور اس کے ہاتھ میں موجود ٹرے کانپنے لگی۔

"کیا ہوا؟" قیوم صاحب اس کی کپکپاہٹ سے چونکے مگر وہ ٹرے سنبھالنے میں کامیاب ہو گئی۔

"کچھ نہیں بابا! وہ.... وہ.... ہنڈیا کا چولہا بند کرنا بھول گئی۔" قیوم صاحب فکرمندی سے بولے۔

"اوہو بیٹی! چھوٹی چھوٹی باتوں کے لیے جلد بازی کرنا اچھی بات نہیں۔ ابھی چائے تم پر گر جاتی تو....؟" قیوم صاحب نے پیار سے اسے سمجھایا۔

وہ ہاں میں سر ہلا کر فوراً کمرے سے باہر آ گئی اور شہباز کی ہنسی بمشکل اس کے قابو میں آئی۔ وہ برتن دھو رہی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Scanned By Amir

تھی تو وہ ہنستا ہوا اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ وہ غصے سے اس کی طرف دیکھنے لگی تو وہ ہنستے ہوئے بولا۔

''بس اتنی چھوٹی سی بات پر خفا ہوگئی۔''

''توبہ ہے بابا دیکھ لیتے تو...... اُف میری کیا عزت رہ جاتی۔'' اس نے فکرمندی سے بتایا۔

''اچھا بابا! لو کان پکڑ کر اپنی غلطی کی معافی مانگتا ہوں اور آئندہ میری کیا مجال جو آپ کی شان میں گستاخی کروں۔'' حور خفگی سے بولی۔

''ہر دفعہ وعدہ توڑ دیتے ہیں' جایئے مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔'' اس نے بھی اسے معاف نہیں کیا جو شریر لہجے میں اس سے معافی مانگ رہا تھا۔

''آپ بات نہیں کریں گی تو میرا معصوم دل دھڑکنا بھول جائے گا حور! کیا آپ ایک معصوم سے دل کی قاتلہ بننا چاہیں گی۔'' اس نے پاس پڑا ایک چاقو اٹھالیا اور اسے حور کے ہاتھ میں تھما دیا۔ وہ مضبوطی سے چاقو پکڑ کر بولی۔

''ہاں بالکل' میں یہ کام سرانجام دوں گی۔'' اس کے چہرے پر اب مسکراہٹ دوڑنے لگی۔

''محبت میں دھوکہ...... ٹھیک ہے آپ وار کریں میں ہنس ہنس کر زخم سہہ لوں گا۔'' اس نے آنکھیں بند کر کے خود کو اس کے حوالے کردیا۔ حور نے آہستگی سے ایک گلاس میں پانی لیا اور سارا پانی اس کے سر پر انڈیل دیا۔ وہ ٹھنڈا پانی گرنے پر چلایا' اور باورچی خانہ حور کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

❀......❀......❀

وہ حور کی تصویریں کھینچ رہا تھا اور وہ مسکرا کر بولی۔

''اُف توبہ پورے فوٹوگرافر بن گئے ہو' ہر وقت میری تصویریں لیتے رہتے ہو کوئی اور کام نہیں ہے کیا؟''

''آپی! میں فوٹوگرافر نہیں کرکٹر بننا چاہتا ہوں۔'' اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

''تم نے ہوم ورک کرلیا؟'' اس نے فکرمندی سے پوچھا جو جانتی تھی کہ وہ اپنے ہوم ورک سے بہت بے پروا رہتا ہے۔

''جی آپی! میں نے ہوم ورک کرلیا ہے بلکہ سبق بھی یاد کرلیا ہے اگر یقین نہیں آ رہا تو آپ مجھ سے سن سکتی ہیں۔'' اس نے فخر سے گردن اکڑا کر جواب دیا۔

''سچ عثمان! تم اسی طرح پڑھتے رہے تو ایک دن تم پوزیشن لے لوگے اور اگر ایسا تم نے کردیا تو بابا کی خوشی کا اندازہ لگانا مشکل ہوگیا۔'' اس نے ہنستے ہنستے بات ادھوری چھوڑ دی۔

''آپی! میں آپ کی ساری خواہشات پوری کردوں گا مگر ایک شرط پر؟'' اس نے نظریں چرا کر بات کی۔

''شرط...... کیسی شرط؟'' وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔

''بہت آسان شرط ہے۔'' وہ اب اسے دیکھنے لگا جو پہلے نروس سا ہو رہا تھا۔

''شرط بتاؤ تو پھر اندازہ کر پاؤں گی آسان ہے کہ مشکل؟''

''آپی! وہ میں نے آپ کو بتایا تھا ناں کہ ہمارے اسکول میں کرکٹ ٹیم بنی ہے۔'' اس نے پیار سے اسے یاد دلایا۔

''ہاں ہاں اور اس میں تمہارا نام بھی شامل ہوگیا تھا پھر کوئی مسئلہ ہوگیا ہے کیا؟'' اس کے چہرے پر فکرمندی کے آثار چھا گئے۔

''نہیں آپی! میں نے تحفہ نہیں دیا تو سوچ رہا تھا اگر آپ میرے سر سعد کے لیے کوئی ڈش بنادیں تو وہ خوش ہوجائیں گے۔'' اس نے دبی آواز سے بات کی کہ کوئی دوسرا اس بات کو سن نہ لے۔

''بس اتنی سی بات جناب! میں کل ہی تمہیں چکن بریانی پکادوں گی۔'' اس نے خوشی سے اس کی بات مان لی۔

''سچ آپی......!'' وہ خوشی سے چلایا۔

''ہاں بابا! اب مجھے دوسرے بھی کام کرنے دو' تم بہت باتونی ہوگئے ہو۔'' وہ ہنسی اور وہ پھر سے اس کے جانے کے بعد سیل فون پر بزی ہوگیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Scanned By Amir

❁……❁……❁

شہباز ایک دکان پر کھڑا حور کے لیے گفٹ لے رہا تھا جب پیچھے سے ایک ہاتھ اس کے کندھے پر آ گیا اس نے مڑ کر دیکھا تو خوشی سے اس کا چہرہ کھل اٹھا۔ آج برسوں کے بعد وہ اپنے پرانے دوست سعد کو دیکھ رہا تھا۔

''سعد تم یہاں......'' شہباز نے اسے گلے سے لگا لیا۔

''ہاں میرے دوست! قسمت مجھے اس شہر میں کھینچ لائی اور تم اپنی سناؤ تم یہاں پر۔'' سعد نے حیرانگی سے پوچھا۔

''میں اسی شہر میں جاب کر رہا ہوں اور مجھے اس شہر میں آئے ہوئے تین ماہ ہو رہے ہیں۔''

''اچھا تم اسی شہر میں ہو یہ سن کر بہت اچھا لگا۔ میں تو اکیلا اس شہر میں گھوم گھوم کر تھک گیا تھا۔'' اس نے ہنستے ہنستے اپنی بوریت کو ظاہر کیا۔

''ابھی شادی نہیں ہوئی؟'' شہباز نے ہنستے ہنستے پوچھا۔

''نہیں یار! ہماری ایسی قسمت کہاں اور تم شاید بھابی جی کے لیے کچھ لے رہے تھے۔'' اس نے شریر نظروں سے اسے دیکھا جو ایک لیڈی پرفیوم ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھا۔

''نہیں نہیں یار! ابھی شادی نہیں ہوئی' بس رشتہ طے ہوا ہے۔'' شہباز نے بھی شریر نظروں سے اسے دیکھا۔

''اُف' دونوں کی قسمت ایک جیسی ہے پھر۔'' اس نے قہقہہ لگایا۔

اور شہباز نے بھی اس کا ساتھ دیا اور پھر دونوں دوست ایک دوسرے کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے۔

❁……❁……❁

شہباز غصے سے اپنا سامان سوٹ کیس میں ڈال رہا تھا اور وہ بت بنی کھڑی رہ گئی جبکہ قیوم صاحب فکرمندی سے ہچکچاتے ہوئے بولے۔

''بیٹا کوئی بات ہوگئی ہے تو مجھے بتاؤ' یوں گھر چھوڑ نا......؟'' قیوم صاحب اس کے اچانک فیصلے سے بوکھلا گئے تھے۔

''چچا جان! میرا یہاں رہنا مناسب نہیں ہے اب۔'' اس نے حور کی جانب خفا نظروں سے دیکھ کر جواب دیا۔

''بیٹا کچھ تو بتاؤ آخر مجھ سے کیا غلطی ہوئی یا پھر حور سے۔'' قیوم صاحب نے پریشانی کے عالم میں اپنی بیٹی کو دیکھا جس کے چہرے کی رنگت زرد تھی۔

''غلطی شاید مجھ سے ہوئی ہے جو میں انسانوں کو سمجھ نہیں سکا۔'' اس نے اپنا سوٹ کیس سنبھالا اور جانے کے لیے تیار ہو گیا۔

اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہہ سکتی اس نے قیوم صاحب کا ہاتھ تھاما اور پیار سے بولا۔

''چچا جان! مجھے اجازت دیں میں آپ کا داماد نہ سہی مگر بیٹا ہمیشہ تھا اور رہوں گا۔'' اس نے انہیں آخری سلام کیا اور پھر چلا گیا۔ وہ چاہ کر بھی کچھ نہ کرسکی۔

''حور بیٹی! تمہارا اور اس کا ساتھ شاید اللہ تعالیٰ نے یہاں تک ہی رکھا تھا۔'' اس کے آنسو بہنے پر آخرکار قیوم صاحب سرد لہجے میں بولے۔ جو خود بھی اندر سے ٹوٹ رہے تھے کہ وہ ان کی معصوم بیٹی کا دل توڑ کر کیوں چلا گیا۔

''بابا! میرا قصور تو بتا کر جاتا آخر ایسی کیا بات ہوگئی جو یک دم مجھ سے تعلق توڑ دیا۔'' وہ باپ کے سامنے پھٹ پڑی اور روتے ہوئے بولی۔

''بس میری بچی! یہ سب تمہاری قسمت میں تھا' ہم پر یہ قیامت ٹوٹنی ہی تھی۔'' قیوم صاحب نے پریشانی سے جواب دیا اور پھر آہستہ قدموں سے کمرے سے باہر چلے گئے۔

اس نے پھر خود کو آنسوؤں کے حوالے کر دیا اس کے سوا اس کے پاس اور کوئی چارہ نہ تھا۔

❁……❁……❁

وہ بستر پر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی جب اس نے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Scanned By Amir

اپنے کمرے کے باہر آہٹ سنی تو اس نے خود پر قابو پایا یہ سوچتے ہوئے کہ شاید اس کے بابا اسے دیکھنے آئے ہیں۔

مگر قیوم صاحب کے بجائے دبے قدموں سے اس نے عثمان کو آہنی الماری کی جانب بڑھتے ہوئے دیکھا جو بہت گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا مگر دوسرے ہی لمحے وہ حیران سی ہوگئی۔ عثمان نے اس کی الماری سے سیل فون نکالا اور اپنی جیب میں سے ایک سم نکال کر اس میں ڈالی۔ وہ حیرانگی اور خاموشی سے دیکھنے لگی' عثمان نے فوراً میسج ٹائپ کرنا شروع کردیا اور پھر اس کا سیل فون لے کر باہر جانے لگا۔

"رات کے ایک بجے عثمان اس وقت کس کو میسج کررہا ہے؟" وہ منہ میں بڑبڑائی اور اس نے عثمان کو پکارا۔

"عثمان...... عثمان...... اس وقت کس کو میسج کررہے ہو؟" وہ بستر چھوڑ کر حیرانگی سے اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

وہ بہن کے اچانک سامنے آنے پر گھبرا سا گیا اور سیل فون اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

اس سے پہلے حور کے ہاتھ میں سیل فون آتا عثمان گھبرا کر بولا۔

"حور آپی...... حور آپی...... مجھے معاف کردو' مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوگئی۔" حور حیرانگی سے سیل فون کی اسکرین پر میسج پڑھنے لگی۔

"میں تمہیں نہیں بھول سکتا' پچھلے ایک ماہ سے تم مجھے اپنی تصاویر میسج پر بھیج رہی ہو اب میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور حور! تم انکار کررہی ہو۔ پلیز یوں مجھے دھوکہ مت دو' ایک بار مجھ سے بات کرو۔ پچھلے ایک ماہ سے میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں اور تم اپنے بابا کے ڈر سے فون نہیں اٹھارہیں' پلیز میرا فون اٹھاؤ۔ حور......!" وہ اپنا نام میسج میں پڑھ کر حیرانگی سے بولی۔

"یہ...... یہ...... کیا ہے یہ کس کا میسج ہے؟" اس نے عثمان کو حیرت سے دیکھا۔

"آپی...... وہ...... وہ...... میں نے سر سعد کو...... سر سعد کو......" اس کے حلق سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔ جس نے اپنے استاد کو حور بن کر کب سے بے وقوف بنا رکھا تھا۔

اس کے سیل فون پر بے شمار میسجز آنے لگے وہ میسج پڑھتے پڑھتے ٹھنڈی برف ہوگئی۔ ہر میسج میں سعد اسے اپنی محبت کا یقین دلا رہا تھا۔ وہ بالکل بھی اس شخص کو نہیں جانتی تھی۔

"آپی...... آپی مجھے اندازہ نہیں تھا کہ وہ دوستی کو محبت سمجھ لیں گے۔ میں نے تو صرف اس لیے آپ کی طرف سے میسج کیے تھے کہ وہ مجھے کرکٹ ٹیم کا کپتان بنادیں گے مگر...... مجھے معاف کردیں آپی!" وہ اس کے آنسو گرنے پر فوراً ہاتھ جوڑ کر بولا۔ قیوم صاحب کمرے میں داخل ہوئے جنہوں نے دونوں کی ساری باتیں سن لی تھیں۔ وہ عثمان کو جوتے سے پیٹنے لگے۔

"خدایا...... یہ تُو نے کیا کردیا صرف کھلاڑی بننے کے چکر میں' بہن کی خوشیاں اجاڑ دیں۔" قیوم صاحب چیخنے لگے۔ حور زمین پر گرگئی۔

"آپی...... مجھے بچالیں آپی...... مجھے بچالیں' دیکھیں بابا مجھے مار رہے ہیں......" وہ چیختے ہوئے اس کو مدد کے لیے پکارنے لگا۔

"اپنی بہن کی خوشیوں کو تباہ کردیا...... تجھے کرکٹ کی زبان میں سمجھاتا ہوں۔ تُو نے اپنی بہن کی عزت کو آج آؤٹ کردیا...... آؤٹ ہوگئی ہماری عزت...... اس گھر کی عزت......؟" قیوم صاحب غصے سے چیختے چلانے لگے۔

وہ روتے روتے منہ میں بڑبڑائی۔

"ہاں...... میں آؤٹ ہوگئی...... ہمیشہ ہمیشہ کے لیے...... شہباز کی نظروں میں آؤٹ......" وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY